رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

الہام مسیح موعود

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

مضامین بنام اڈیٹر اور تمام خط وکتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے — حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵

ہفتہ میں دو بار شائع ہوتا ہے

قیمت سالانہ پیشگی

جلد ۳ | ۱۰ ر نومبر ۱۹۱۵ء | چہار شنبہ | مطابق ۲ محرم سنہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۶۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ برحق فضل عمر ایدہ اللہ کی طبیعت بفضلِ خدا اچھی ہے۔ فالحمد للہ ÷

مستورات میں حضرت کا درس قرآن برابر ہوتا ہے اور مسجد اقصےٰ میں بکرمی مولوی سید سرور شاہ صاحب درس دیتے ہیں ÷

ترجمۃ القرآن پارۂ اوّل کا بڑا حصہ نوٹ قلمبند ہو کر انگریزی میں بسرعت لکھا جارہا ہے پریس میں پہنچتے ہی انشاء اللہ بہت جلد چھپنا شروع ہو جائیگا جسکے لئے اخویم مکرم مفتی محمد صادق مدراس میں مقیم اور سرگرم اہتمام ہیں ÷

اشاعت ترجمہ کیطرف بعض مقامی احباب نے خاص توجہ فرمائی ہے جیسا کہ انکے خطوط سے معلوم ہوتا ہے دیگر دوستوں کو بھی بموجب ہدایاتِ مشتہرہ اس کا اہتمام کرنا چاہیئے ÷

منارۃ المسیح کی تعمیر جاری ہے ÷

اخبار احمدیہ

برادرم محمد بخش صاحب منصرم فراہمی غلہ چندہ نے دھرم کوٹ بگہ اٹھوال۔ ڈیرہ نانک۔ شکار ستیج کلاں۔ سارچور میں تبلیغ کی اور قربانی کی کھالوں کا چندہ وصول کرتے ہوئے روانہ پھلوکو ہوگئے۔ وہاں سے پھیلا جمعہ پڑھا کر کریام کیطرف جانیوالے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس سفر میں ان کا مددگار ہو۔ اور خدمت سلسلہ بوجہ احسن انجام دینے کی توفیق دے۔ آمین ÷

ہمارے مکرم جناب خان صاحب محمد حسن صاحب جج کانپور کے عزیز محمد نسیم صاحب کو جنکی بیماری کا خط آنے پر آپ قادیان سے چلے گئے تھے۔ اب بفضل خدا آرام ہے۔ فالحمد للہ۔ جناب ممدوح سلسلہ حقہ کی بہت سی کتابیں بطور تبلیغ احباب میں تقسیم کرنیکے لئے اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔ فجزاہ اللہ ÷

پشاور سے اخویم مکرم قاضی محمد یوسف صاحب لکھتے ہیں کہ آپکا نوجوان احمدی عزیز گل میر نامی بیمار ہے احباب اسکی صحت کے لئے دعا فرمادیں ÷

لاہور میں ایک دشمنِ اسلام نے اپنے احمدی ملازم کو جس کے کام سے وہ بالکل خوش تھا۔ محض ازراہ تعصب اس وجہ سے برطرف کردیا کہ تمہارے پاس احمدی آتے ہیں اور احمدیت کا چرچا رہتا ہے جو میرے کاروبار میں موجب نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بھائی کا مددگار ہو۔ اور اس تنگ دل تاجر کو سمجھ دے کہ خدا رسول کے ذکر اذکار سے کاروبار میں گھاٹا نہیں آیا کرتا بلکہ قرآن کریم نے اسے موجب فلاح قرار دیا ہے (واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون) ÷

سانگلہ میں مخالفین سلسلہ حقہ نے ایک خادم سلسلہ پر جھوٹا مقدمہ دائر کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دشمنوں کو نیچا دکھائے اور اس دوست کا حامی ہو۔ احباب دعا کریں ÷

(۱) باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا

راولپنڈی سے اخویم مکرم منشی محمد اشرف صاحب سیکرٹری لکھتے ہیں کہ چند روز سے ان کے بچے۔ اور مولوی محمد ابراہیم صاحب و حکیم محمد جلیل بعارضہ بخار کھانسی وغیرہ علیل ہیں۔ حضرت سے دعا کی درخواست کی گئی ہے احباب بھی دعا کریں۔

لدھیانہ (چھاؤنی) سے برادر کرم الٰہی صاحب خبر دیتے ہیں کہ ان کا نوعمر جوان صالح فرزند فوت ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ اس عزیز کو مغفرت فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور برادر موصوف کو مرحوم کا نعم البدل عطا فرمائے آمین احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

دہلی سے ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں لکھا کہ میرے بھانجے کو عرصہ ایک ماہ سے عارضہ مرگی لاحق ہو گیا ہے کوئی تعویذ عطا فرمائیں تاکہ خدا اسکو آرام کر دے آخر میں التجائے دعا بھی کی گئی تھی حضرت نے انکو لکھایا کہ دعا کرینگے۔ گاہ گاہ یاد دلاتے رہیں اور یہ کہ دعا ہی تعویذ ہے۔

کوئٹہ بلوچستان میں غلام احمد نام ٹیلر ماسٹر ہمارے ایک احمدی بھائی ہیں۔ اہل و عیال کی طویل بیماری کے سبب انہیں (غریب الوطنی میں) تشویش لاحق ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرمائے اور انکے بال بچوں کو صحت کلی بخشے۔ احباب بھی دعا فرمائیں۔

ایک مظلوم بھائی لکھتے ہیں کہ مخالفین نے دینی عناد کے باعث انکو دھوکے سے اپنے گھر بلا کر زد و کوب کیا۔ ضرب شدید آئی پسلیاں ٹوٹ گئیں۔ اب وہ شفا خانہ میں ہیں اور مقدمہ سپرد عدالت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہو۔ اور ظالموں سے سمجھے۔ احمدی برادری درد دل سے دعائیں کرے۔

سامانہ (پٹیالہ) سے ایک دوست نے انگریزی ترجمۃ القرآن کے متعلق حضرت کی خدمت میں لکھا تھا کہ اس میں مالی امداد کا حکم ہو تو جماعت حاضر ہے۔ حضور نے جواب میں لکھوایا "ہم نے مالی امداد کی نسبت کوئی اعلان نہیں کیا بلکہ صرف یہ اعلان کیا ہے کہ جہاں جہاں انگریزی خوان ہوں وہاں رسالہ کو تقسیم کیا جاوے (جن پرچوں میں ترجمہ کا ذکر ہو) ابھی انہیں احباب"

مکرر غور پڑھیں۔ (ایڈیٹر)

امیون کا اخلاص ملاحظہ ہو۔ ایک دور افتادہ فوجی بھائی اپنے مرشد و مولیٰ (حضرت فضل عمر ایدہ اللہ) کی خدمت میں لکھتا ہے۔ میرے پیارے خلیفۃ المسیح ثانی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عاجز فور (فورٹ) پہنچ گیا ہوں۔ اس جگہ احمدی کوئی نہیں۔ (خدا تمہارے ساتھ ہے گھبرانا نہیں) حضور (حضور) کی خدمت میں دعا کے لئے عرض (عرض) اللہ تعالیٰ اس عاجز کو کامل احمدی بنائے (آمین) اور پلٹن کا ہر ایک کام میرا اعلیٰ (اعلیٰ) پیمانہ پر ہو۔ میری بی بی بچہ کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے نیچے رکھے حضور کا غلام .. .. .. الفضار اللہ

فیروزپور سے اخویم مکرم منشی فرزند علی صاحب خبر دیتے ہیں کہ مولوی جلال الدین صاحب نے زیرہ میں درس قرآن جاری کر دیا ہے (جزاہ اللہ) نیز یہ کہ فیروزپور میں اب جماعت نمازوں میں خوب باقاعدہ طور پر آتی ہے (فالحمد للہ) مسجد اور درس میں ماشاء اللہ اچھی رونق ہو جاتی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ مستورات کے درس میں بھی جمعہ کے دن معقول تعداد ہو جاتی ہے (اللہم زد فزد)

قانون رواج کے متعلق عرضداشت پر جماعت احمدیہ فیروزپور کے دستخط ہو کر حضرت اقدس (ایدہ) کی خدمت میں بھیجے جا چکے ہیں۔ احباب مضافات کے دستخط بھی انشاء اللہ جلدی ہی بھیجے جائینگے۔

لاہور سے سید غلام حسین صاحب لکھتے ہیں کہ عاجز خصوصاً مستورات کو وعظ سنایا کرتا تھا جس کا انتظام میری اہلیہ بڑے اخلاص سے کیا کرتی تھیں۔ اب یہاں بالاتفاق قرار پایا ہے کہ ہر ہفتہ بعد نماز مغرب طلباء کو جمع کر کے وعظ ہوا کرے۔ اللہ تعالیٰ بابرکت و بار آور کرے حضرت نے بھی دعا فرمائی ہے کہ تبلیغ مبارک ہو آمین

برادر محمد اشفاق صاحب احمدی دہلوی ڈپٹی انسپکٹر گورداسپور کی نسبت خبر ہے کہ وہاں سے تبدیل ہو کر حصار میں تعینات کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مددگار ہو۔

سرہند سے ایک مکرم احمدی خاتون نے حضرت ام المومنینؓ کی خدمت میں لکھا ہے کہ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں علم و عمل اور فہم قرآن عطا فرمائے

اور تبلیغ حق کی توفیق بخشے۔ اور ریاستوں میں احمدیت کی ترقی جو رُکی ہوئی ہے خدا یہ روکیں دور کرے۔ اور ہمارے جو بھائی میدان جنگ کو گئے ہوئے ہیں مظفر و منصور صحیح سلامت واپس آئیں آمین۔ (جن بھائیوں میں خدا کے فضل سے مرد ہو کر بھی ان دینی و قومی ضروریات کا احساس نہیں وہ سبق لیں (ایڈیٹر)

فتاویٰ احمدیہ

فاتحہ خوانی

ایک صاحب نے حضرت اقدس ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھا کہ غیر احمدیوں کا جنازہ تو ہم نہیں پڑھتے لیکن لوگوں میں یہ ایک رسم ہے کہ مرنے کے بعد ایک جگہ بیٹھکر اور ہاتھ اٹھا کر فاتحہ خوانی کی رسم ادا کرتے ہیں کیا ہم بھی ماتم پرسی کے خیال سے چلے جایا کریں۔ تو جواب میں حضور نے لکھوایا۔ فاتحہ خوانی ایک بدعت ہے۔ اگر فساد ہو تو ایسی مجلس میں نہ جائے اگر فساد نہ ہو تو ماتم پرسی بیشک کرے اس میں کوئی حرج نہیں۔

پہلی بیٹی کی ہمنام بیوی کا نام بدلنا

لاہور سے ایک دوست نے حضرت کی خدمت میں لکھا کہ میری پہلی بیوی سے جو لڑکی ہے اس کا اور نئی بیوی کا نام ایک ہے۔ حضور دونوں میں سے ایک کا نام تبدیل فرما دیں حضرت نے جواب میں لکھایا کہ "نام بدلنے کی کوئی ضرورت نہیں"

بدعت کا مٹانا اولیٰ ہے

سڑوعہ (ہوشیارپور) سے برادر م۔ ع نے کسی احمدی دوست کے رشتہ کی بابت حضرت سے پوچھا کہ ایک ناطہ باکرہ سے ملتا ہے اور دوسرا بیوہ سے مگر اس میں رسم پرستوں کی مخالفت مزاحم ہے کیا کیا جائے؟ حضور نے جواب لکھایا کہ بدعت اور رسم غیر مشروع کو مٹانا باکرہ سے شادی کرنے کی نسبت زیادہ پسندیدہ

شادیوں کا کھانا

ایک بھائی نے حضور سے استفسار کیا کہ ہمارے ہاں پیشۂ طبابت کی وجہ سے بعض اوقات ہندوؤں کے ہاں سے بیاہ شادی کے موقعوں پر مٹھائی وغیرہ کا جو حصہ آتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۱۵ء

صداقت کی شہادت

سب سے پہلے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات ہیں۔ پھر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملفوظات ہیں اور بعد ازاں اب ڈیڑھ پونے دو سال سے حضرت فضل عمر خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے کلمات طیبات ہیں۔ کیا تحریرًا اور کیا زبانی بار بار یہ امر معرض بیان میں آچکا ہے کہ اس خدائی کارخانہ میں جسے موجودات یا کائنات عالم بھی کہتے ہیں دو متوازی سلسلے ایکدوسرے کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں یعنی ایک جسمانیات کا اور دوسرا روحانیات کا دونوں میں ایک رشتہ قوی ہے جو ایک کو دوسرے سے وابستہ کرتا ہے۔ ان سلسلوں کا جہاں تک بنی نوع انسان سے تعلق ہے انہی ہر دو کے قیام۔ اعتدال اور حالت صحیحہ پر انسانی فلاح ونجات کا دارومدار سمجھا گیا ہے۔ جو شخص صرف جسمانیات کے انہماک میں حیات مستعار کو گزار دے اور روحانی ضروریات ومقتضیات کی پرواہ نہ کرے وہ فلاح عقبیٰ سے تو محروم رہے گا ہی مگر اس دنیا میں بھی اسکی کامیابی وبہبودی یقینی نہیں کہی جا سکتی۔ اسی طرح جو شخص محض روحانیات کی برزگداشت کا ہو رہے۔ اور خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ عالم اسباب کی مراعات کو نظر انداز کردے وہ اس جہاں کی نعماء سے تو تہیدست رہے گا ہی لیکن اسکے لئے وہاں کی رستگاری ومرخ روئی بھی۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ مشتبہ ہو یا کیا۔ اس لئے کہ اسکے ذمہ ایک بڑی بھاری جوابدہی یہ عائد ہوگی کہ خدا تعالیٰ نے جو اسکی روح کو جسم کے ساتھ اور جسمانیات کی ایک وسیع کارگاہ میں بھیجا اور کچھ مدت رکھا تو کیا معاذ اللہ یہ **فعل الٰہی عبث تھا؟** +

دیگر مذاہب عالم اور انکے ماتحت فرقوں میں کم وبیش یہی افراط تفریط پائی جاتی ہے کہ انہیں حیات انسانی کی دشوار گزار راہوں کے لئے مذکورہ بالا دونوں سلسلوں میں تعدیل نہیں پائی جاتی۔ اسلام ہی ایک ایسا دین متین ہے جو تمام مصالح الٰہی کو ملحوظ رکھ کر انسان کو وہ راہ ہدایت دکھلاتا ہے جسمیں جسمانی وروحانی دونو قسم کی ضروریات مہیا کیگئی ہیں اور نہ صرف اس زندگی میں یا محض اس جہان میں کامیاب اور بامراد ہونیکے طریقے سکھلائے گئے ہیں بلکہ فلاح دارین کی گارنٹی دیگئی ہے۔ پس ایک سچے مسلم کا طرز زندگی ایسا ہونا چاہیئے کہ اسکے اعمال ومعالات صداقت اسلام کی **زندہ شہادت** ہوں۔ کیا معنی؟ منشاء اسلام کے ماتحت ایک طرف تو خلق اللہ کے ساتھ اس کے تعلقات ومعاملات۔ سلوک وبرتاؤ میں خوش اسلوبی سلامت روی معقولیت ومآل اندیشی پائی جائے۔ اور دوسری جانب خود اللہ تعالےٰ کے ساتھ **معاملہ صاف** ہو اور اسکی روح بازپرس عقبیٰ کے بارہ میں سکینت وطمانیت سے پر۔ اس لحاظ سے ہر فرد بشر کا جو اسلام کی خوبی وسچائی پر ایمان رکھتا ہے یہ کام ہونا چاہیئے کہ ادھر اپنے معتقدات وایمانیات کی درستی کو ضروری سمجھے تو ادھر ظاہری حالات۔ معاملات اور تعلقات کی اصلاح کو بھی لازمی جانے۔ اگر خدائے تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے وہ اس مقصد میں کامیاب ہوگیا تو وہ اسلام کی صداقت کا **زندہ نمونہ** اور مجسم ثبوت ہوگا +

تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے اپنے وقت میں اسی غرض سے مبعوث ہوتے رہے کہ انسانی بے اعتدالی وغفلت کو دور کر کے خدائے تعالےٰ کے ساتھ اس کا رشتہ صحیح وقوی قائم کریں اور جسمانیات وروحانیات کی افراط تفریط کو مٹا کر بنی آدم کو اسلام کے سیدھے سچے رستے پر ڈالیں۔ یہ درست ہے کہ ساری دنیا کسی مامور برحق کی ہدایت پر چلکر رو براہ فلاح ونجات نہیں آئی۔ اور نہ تا قیامت اسکی توقع۔ کیونکہ قرآن کریم بتلاتا ہے کہ نسل انسانی کا باہمی اختلاف کبھی بھی بکلی مٹے گا نہیں لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ پھر ماموروں کے ماننے والے بھی مایوس ہو کر سلامتی کی راہوں پر قدم مارنا چھوڑ دیں۔ بلکہ برخلاف ازیں ان کا تو اور بھی زیادہ یہ فرض قرار پاتا ہے کہ منکر مخلوق کے احوال وافعال خواہ کچھ بھی ہوں مگر ان کی زندگی کا ہر پہلو حتی الوسع دین حق کے مطابق ہو تاکہ دو تو جہان میں اپنی فلاح ونجات کے امیدوار ہونے کے علاوہ دوسروں کے واسطے بھی موجب ترغیب ٹھہریں +

ہماری جماعت خدا کے فضل سے آج ایک ہی قوم ہے جو **مسیح موعودؑ** کی پاک تعلیم کے طفیل خدائے تعالیٰ کے بھیجے ہوئے تمام انبیاء وماموریں کی سچائی پر ایمان رکھتی اور اسی لئے اسلام کی وارث اصلی کہلا سکتی ہے۔ لہذا ہمارا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ اس کارگاہ عالم میں اپنی **نازک پوزیشن** کو ہر وقت ہر طرح سے ملحوظ رکھیں۔ اگر کشمکش حیات میں ہمارے طرز عمل کا ایک پہلو بھی بدنما اور پایۂ اعتدال سے گرا ہوا رہ گیا تو بالیقین وہ دوسروں کے واسطے ٹھوکر کا موجب ہوگا +

ہم اگر راتوں کو اٹھ اٹھ کے نفلیں پڑھتے ہیں تو بہت مبارک ہے لیکن اگر اسکے ساتھ ہم نے اپنے **معاملات** کو تاریکی میں پڑا رہنے دیا اور انھیں شریعت حقہ کی روشنی میں نہ لائے تو عواقب امور کی خرابی سے بالکل نہیں بچ سکتے اگر ہم نے اعتقادی امور کی چھان بین کو محققانہ موشگافیوں کی حد تک پہنچا دیا تو بڑی عمدہ بات ہے کہ بہت سی ملد افتیں آشکار ہوئیں اور بہت سی غلط فہمیاں دور۔ لیکن اگر صدق وحق کے حامی خدائے بزرگ وبرتر کی عاجز مخلوق کے ساتھ ہمارا برتاؤ کج خلقی ودرندگی۔ ظلم اور حق تلفی کی آلائشوں سے پاک نہوا تو ہمارے علم وفضل اور ذہن وذکا سے دوسروں پر کب اچھا اثر پڑ سکتا ہے؟ اگر ہم **تقویٰ وطہارت**۔ طاعت وعبادت میں چست اور قابل تقلید ولائق ستائش نمونہ ہیں تو الحمد للہ۔ ایک سچے مومن کو ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ لیکن اسکے ساتھ اگر ہمارے دینی ودنیوی کام نظم وترتیب۔ صفائی وسلیقہ۔ اصول وضابطہ سے خالی ہیں تو جو اہم خدمت خدائے تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں تفویض فرمائی ہے۔ اسمیں ضرور طرح طرح کے نقص رہیں گے۔ روکاوٹیں پڑینگی۔ غلط فہمیاں اور دقتیں پیدا ہونگی۔ بلکہ اصل تو یہ ہے کہ جب تک ہماری زندگی کا ظاہر وباطن دونو **شستہ وشائستہ** نہوں۔ سچی تقویٰ وطہارت کا اطلاق ہی اس پر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب اسلام دونو کی درستی سکھلاتا اور خدائے تعالیٰ خود روح وجسم دونو کی ربوبیت فرماتا ہے تو ہم ایک کو ادھورا چھوڑ کر کیسے اپنی دنیا وعقبیٰ سنوار سکتے ہیں؟ گو بظاہر عبادات دین کی بھلائی پر مبنی ہوں اور معاملات دنیا کے متعلق لیکن دراصل اسلام ان سب میں دو تو جہان کی بہبودی سکھلاتا۔ اور ہم کو یہ بتلاتا ہے کہ ہمارے تمام متعلقات حیات کا ایک ظاہر یا جسم ہوتا ہے دوسرا باطن یا اسکی

رُوح۔ حتّٰی کہ خود عبادات کا بھی جو عقبیٰ کی بھلائی کے لئے ہیں اور بادی النظر میں ان کو محض رُوح سے علاقہ ہونا چاہیئے ایک **قشر** ظاہری ہوتا ہے اسے جسم کہہ لیجئے اور دوسرا **مغز** باطنی جسکو ان کی رُوح سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ان ہر دو کا تعلق ایسا زبردست ہے کہ طرفین کی فنا و بقا اور ان کا حسن و قبح باہم گروابستہ ہے +

ظاہر ہے کہ جب خلق اللہ کے معتقدات۔ عبادات اور معاملات میں بے اعتدالی و فتور راہ پا جائے اور وہ صراط مستقیم سے ہٹ جائیں تب ہی خدائے تعالےٰ کے پاک فرستادے دُنیا میں ظہور فرمایا کرتے ہیں۔ پس جو قوم ان کے اتباع سے خدا کی رضا اور دو جہان کی فلاح حاصل کرنا چاہے تاکہ ان کی صداقت پر شہادت ہو۔ اور دیگر مخلوق پر **خدا کی حجت**۔ وہ قوم یقیناً اسی صورت میں بامُراد اور خدا و رسولؐ سے سُرخرو ہو سکتی ہے۔ جبکہ اپنی زندگی کے سارے ہی پہلوؤں پر نظر رکھ کر ہر دو امور مذکورہ میں سے ایک کو بھی کم توجہی و **غفلت کا شکار نہ ہونے** دے۔ اسکے طرز عمل کے جو نتائج اسباب ظاہری کے ماتحت ہونے چاہئیں وہ بھی ہمیشہ اس ہمہ گیر ضابطۂ قدرت کے زیر اثر رہیں گے اور خدائے تعالیٰ کی غیبی تائید و نصرت بھی اسکے شامل حال ہوگی کہ وہ اسکے باندھے ہوئے آئین و قوانین کو عملاً توڑنے والی نہ ہو بلکہ انکی نگہداشت و احترام سے پوری پوری اطاعت و **سعادت کا ثبوت** دے۔ خدا کے خزائن نصرت میں کبھی گھاٹا نہیں پڑتا۔ ہاں مگر اسکے ہم تک پہنچنے میں روکیں ضرور پڑ جایا کرتی ہیں۔ قوم کی اپنی ہی کمزوریوں اور کوتاہیوں کے سبب۔ پس ہماری جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ اپنے حالات کا سچی خدا ترسی اور کامل احتیاط سے **محاسبہ** کرے اور دیکھے کہ انہیں کہاں کہاں تاریکی و سقم ہو جو جہے جو نصرت الٰہی کا مانع ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو یاد رکھے کہ اس کا وجود سلسلہ حقہ کے لئے ثبوت صداقت نہیں بلکہ اس کو **بدنام** کرنیوالا ہے اور اپنی غفلت کا ضرور جوابدہ ہوگا۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ اپنی کمزوریوں کو دُور کر سکیں۔ اسلام کے نیکنام و کامیاب۔ مخلص و مستعد خادم بنکر دکھلادیں۔ اور رحمۃ للعٰلمین کی **بعثت ثانیہ** ہماری ناچیز مساعی سے دُنیا کے حق میں سچ مچ رحمت مجسم ثابت ہو جائے۔ کیونکہ یہی وقت ہے اس دین کی تکمیل **تبلیغ** کا جسپر بعثت اوّلیٰ میں نعمت تمام کیگئی تھی +

ابھی مہدی کی ضرورت نہیں اس پر یہ حال ہے

آریہ سماجی ہمعصر پرکاش لاہور کے رشی نمبر میں ایک مسلمان صاحب ”سوامی دیانند“ کی مدح سرائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وہ ظل خالق تھے اور ایسے رشی تھے جسکے طفیل خدا ملتا ہے اور کہ ”ایسا بشر جہان میں کوئی نہیں ہوا۔“ جیسے سوامی دیانند تھے۔ اور اسی قسم کے بہت سے محامد بیان کئے ہیں۔ پھر ایک اور جوخیرے مولوی صاحب بھی ہیں لکھتے ہیں کہ سوامی جی کا آخری زمانہ میں آنا ایک **الٰہی نشان** تھا۔ ایک تیسرے صاحب کہ وہ بھی خوش قسمتی سے مولوی ہی کہلاتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ توحید کی تعلیم میں مسلمانوں کو سوامی جی کا شکر گزار ہونا چاہیئے اور کہ ذات باری تعالےٰ کی نسبت ان کا اور اسلامی عقیدہ ایک ہے (ملخص) سبحان اللہ۔ چودھویں صدی کے مسلمان اور مولوی ایسے ہی ہونے چاہئیں۔ اور ابھی تو مہدی کی ضرورت نہیں ہے۔ جب وہ رونق افروز ہونگے اسوقت تو شائد اسلام کی بیخکنی کرنے والوں کو خدائی کا درجہ مل رہا ہوگا۔ تب ہی تو جناب مہدی کو تلوار اُٹھانے کی ضرورت پڑے گی۔ ورنہ کوئی ایسی باتوں سے تھوڑا ہی اسلامی حمیت اور ایمانی غیرت کے شیشۂ ناموس کو کچھ ٹھیس لگ سکتی ہے کہ دین محمدیؐ کا کھنڈن کرنے والوں کو آخر زمان کا نشان باری قرار دے دیا۔ یا ظل الٰہی کہدیا۔ یا ہادیٔ برحق بنادیا یا رُوح و مادہ وغیرہ کی تثلیث کو اسلامی توحید خالص کا ہم پلہ بلکہ آخرالذکر کے عقیدتمندوں کو کسی بانیٔ تثلیث کا ممنون احسان ٹھہرادیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون +

میدان کارزار کا ایک مہیب سین

اخبارات ولایت کا ایک جنگی وقائع نگار حال میں شامپین کی طرف گیا تھا جسے پچھلے دنوں فرنچ افواج نے فتح کیا ہے۔ اس نے تین دن اس خطہ عبرت خیز میں گزارے۔ پھر جو کچھ حالات وہ اپنے چشم دید بیان کرتا ہے ایسے ہیبت ناک ہیں کہ سن کر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں وہ لکھتا ہے کہ ایک وسیع رقبہ کو آگ نے ایسا خاک سیاہ کیا ہے کہ ادھر سے اُدھر تک کہیں سبزی) و نباتات کا نام و نشان نظر نہیں آتا۔ اس چھوٹے سے علاقہ پر تین دن میں تیس لاکھ شیل گولوں کی بوچھاڑ ہوئی ہے۔ زمین میں بہت سے غار ستر ستر فیٹ گہرے پڑ گئے ہیں جن میں سے بعض ڈیڑھ ڈیڑھ سو فیٹ سے کم لمبے چوڑے نہ ہونگے۔ آتشگیر مواد کے پھٹنے سے ہر طرف سفید سفید راکھ ہی راکھ کے انبار لگ گئے ہیں۔ میدان جنگ کو صاف کرنے کیلئے بہت سے جرمن قیدی اور کچھ فرنچ جوان لگاتار کئی روز تک لگے رہے تب کہیں زمین کی شکل نظر آئی۔ جہاں جہاں زمینیں کھودی گئیں وہاں سے سامان حرب کے ڈھیر کے ڈھیر برآمد ہوئے۔ اور صدہا جرمن مقتولین کی لاشیں آپس میں ملی ہوئی ایسی گڈمڈ پڑی پائی گئیں۔ گویا پومپی کے کوئی جدید کھنڈرات کھودے گئے ہوں۔ جرمنوں نے یہاں خاردار تاروں کا جال تمام علاقہ میں بچھا رکھا تھا اور فرانسیس کامل دو مہینے سے حملہ کی تیاریاں کر رہے تھے۔ انکی بعض بعض خندقیں اتنی فراخ تھیں جنپر دو دو گھوڑے سوار پہلو بہ پہلو چل سکیں جس وقت پیشقدمی کی گئی ہے کُشتوں کے پشتے لگ گئے مگر فرنچ سپاہ کا نقصان بہت قلیل ہوا +

کاش کہ لوگ غور کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں میں آجکل کے اکثر و بیشتر بربادی بخش حوادث کی خبریں کئی کئی سال پہلے سے شائع شدہ موجود ہیں کاش کہ لوگ خدا ترس دل لیکر ان سے فائدہ اُٹھائیں جنگ اور زلازل کی بعض تباہیوں کا تو ہو بہو نقشہ خدا تعالیٰ نے اپنے فرستادہ کے پیش نظر کر دیا تھا جسکی واقعات نے پوری پوری تصدیق کر دی لیکن افسوس کہ دُنیا ان کھُلے کھُلے نشانات صداقت پر بھی غور نہیں کرتی۔ کیا یہ بھی کسی انسانی منصوبہ کا نتیجہ ہو سکتا ہے کہ ایسے زبردست واقعات و حوادث کی نسبت کوئی شخص من گھڑت حکم لگائے اور پھر اپنی طاقت و اختیار سے ویسا ہی کر کے بھی دکھلادے۔ حاشا و کلا۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ +

دعوت الی الخیر

ماریشس میں تبلیغ احمدیت

اعدائے دین کی مخالفت

اور

خدائے تعالیٰ کی تائید و نصرت

تازہ ترین چٹھی مرسلہ مولینا حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی اے۔ احمدی مشنری اسلام۔ از روزہل مورخہ ۱۳۔ اکتوبر ۱۵ء۔

بحضرت اقدس فضل عمر خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سیدی و مولائی ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہم تمام احمدیان ماریشس خیریت سے ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ ملک سے ایک مولوی میرے مقابلہ کے لئے اس کولمبو میل میں آ رہا ہے بعض کہتے ہیں کہ وہ پنجابی ہے حضور سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شر من تحت ادیم السماء کے شرور سے محفوظ رکھے۔ آجکل علماء واقعی دابۃ الارض بنے ہوئے ہیں۔ یہ حضرت سلیمان کی طاقت کو اڑانا چاہتے ہیں۔ انسپکٹر پولیس روزہل نے مسٹر نوریا کو بلایا تھا اس سے معلوم ہوا کہ اس نے ماسٹر صاحب سے پوچھا کہ آیا تم احمدی ہو اور تم انجمن احمدیہ ماریشس کے سکرٹری ہو انھوں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا کیوں تم مسجد میں جلسہ نہیں کرتے اور وہاں لیکچر و وعظ نہیں کرتے۔ انھوں نے کہا کہ ہم کو کافر سمجھا جاتا ہے ہمیں جماعت سے نکال دیا گیا ہے ہمارے ساتھ سختی کی جاتی ہے۔ اس لئے ہم نے سینما ہال کی درخواست کی ہے۔ اس نے کہا کہ ہز اکسیلنسی گورنر نے تمہاری درخواست کو قبولیت کی نظر سے دیکھا ہے۔ امید ہے کہ ہفتہ تک ہمیں سرکاری طور پر اجازت کی اطلاع آ جائیگی اور پھر ہم روزہل میں پبلک لیکچر شروع کر دینگے۔ ایک چھوٹا سا چھاپہ خانہ جو ایک آدمی چلا سکتا ہے۔ اور اس کے پتھر پر ریویو آف ریلیجنز کے صرف دو صفحے ایک دفعہ لگ سکتے ہیں۔ ہم نے فی الحال اسپر کام کرنا شروع کیا ہے یہاں کوئی کاپی نویس نہیں ہے میں نے خود کاپی لکھی ہے اور آج انشاء اللہ جمائی جائیگی۔ ہمیں پوری واقفیت بھی نہیں ہے معلوم نہیں کامیابی ہوگی کہ نہیں۔ کاپی لکھنے کی سیاہی کاپی لکھنے کے کاغذ رنگے ہوئے۔ اور پتھر پر چھاپنے کی سیاہی کی ہمیں از حد ضرورت ہے۔ یہاں اردو چھاپے خانے کی بہت ہی تکلیف ہے۔ اگر حضور مطبوعہ اردو انگریزی ٹریکٹ بھیجدیتے تو اچھا ہوتا۔ اردو ٹریکٹ زیادہ چاہئیں۔ کیونکہ اکثر مسلمان اردو سمجھ سکتے ہیں۔ ہاں آسان اردو ہو۔ ہم نے دستی اشتہار بانٹا ہے اس کا بہت کچھ اثر ہو رہا ہے۔ پریس کے ذریعہ تبلیغ عام ہو سکتی ہے۔ میں نے مسٹر نوریا کو کہا ہے کہ وہ انکے فرنچ ترجمہ بھی شائع کر دیں تاکہ پھر تبلیغ کا حق ادا ہو جائے گا۔ کیونکہ فرنچ یہاں کی اصل زبان ہے اسکو ہر کوئی سمجھ جاتا ہے اور بہت سا کام اسمیں ہو رہا ہے۔ یہاں ایک بھائی ہیں وہ بڑے مخلص پُرجوش احمدی ہیں ان کا نام ابھی تک حضور تک نہیں پہنچایا گیا۔ ان کا نام غلام نبی ہے۔ انکے ماتحت پندرہ بیس آدمی تھے اور یہ انکے سردار تھے جب یہ یہاں آنے لگے اور روز بروز ان کا دل ہماری طرف کھینچتا گیا۔ انھوں نے اسکو اپنے سے الگ کر دیا۔ عید کو ان کے ہاں سے کچھ کھایا پیا نہیں۔ انھوں نے کہدیا کہ ہم تمہاری کوئی پروا نہیں کرتے۔ ہم قرآن و حدیث کو تمہارے لئے نہیں چھوڑ سکتے ان کا بیٹا ٹائیفائڈ بخار سے بیمار ہے پڑوسی بھی وہاں نہیں آتے۔ انھوں نے کہا کہ اگر تم ہمارے ہاں نہیں آتے تو ہم اسکی پروا نہیں کرتے مخالفوں نے یہ بات اڑائی کہ تم قادیانی ہو گئے۔ اس لئے تمہارا بیٹا بیمار ہے اس نے جواب دیا اگر یہ میرے دونوں بیٹے فوت ہو جاویں تو میں ان کو گاڑ دونگا مگر **میں قرآن و حدیث کو نہیں چھوڑونگا** اگر تم مجھے منوا سکتے ہو تو صرف قرآن و حدیث سے منوا سکتے ہو اس نے ان کو یہ بھی کہدیا کہ سارے ماریشس میں سے ایک کو بھی قرآن اور حدیث کے مطابق کوئی مسلمان ہونا تو مجھے ثابت کر دے۔ اور اپنی ماں کو بھی اس نے کافر کہدیا کہ وہ نماز نہیں پڑھتی اور کئی دفعہ کہا گیا ہے وہ کیسے مسلمان ہو سکتی ہے۔ اس نے یہ بھی کہدیا کہ عیسائی۔ ہندو۔ اور مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔ سب سود کھاتے ہیں زنا کرتے ہیں شراب پیتے ہیں۔ نماز نہیں پڑھتے۔ قرآن و حدیث پڑھتے نہیں۔ قرآن کی تیس آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ یہ یہودی ہیں ان کے پیچھے کیسے نماز ہو سکتی ہے؟ حضور سے بہت التجا کے ساتھ درخواست ہے کہ حضور اسکے لئے دعا فرما دیں وہ بڑے بڑے ابتلاؤں میں ثابت قدم رہا ہے۔ مجھے تو ایسے خالص پیارے لگتے ہیں۔ کہ قرآن و حدیث پر ہم تو چلینگے۔ کئی آدمیوں نے اسے یہ کہا کہ دیکھو مرزا احمد قادیانی کی موت اس طرح ہوئی تھی۔ اور بہت سے افترا کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور کبھی کہتے ہیں کہ انکی ایک عورت کے لئے پیشگوئی تھی اور کبھی کچھ بہتان لگاتے ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ قادیان میں ایک مکان ہے اسکے چار دروازے ہیں اور انہیں ٹیلیفون لگا ہوا ہے مرزا صاحب مرکز میں بیٹھتے تھے اور جب کوئی نووارد آتا تھا تو دربان اس سے حال پوچھ کر ٹیلیفون سے مرزا صاحب کو بتا دیتا تھا پھر جب وہ آدمی مرزا صاحب کے پاس حاضر ہوتا تھا تو حضرت صاحب سب کچھ اسکے حالات بتا دیتے تھے تو وہ انسان حیران رہ جاتا تھا اور فوراً ایمان لیتا تھا۔ اس نے ان سب باتوں کے جواب میں یہی کہا کہ ہم انکے حالات نہیں جانتے۔ نہ تم وہاں گئے نہ ہم۔ آسان راہ یہ ہے کہ جو وہ کہتے ہیں اس کو قرآن و حدیث سے پرکھ لو اگر وہ سچ ہے تو پھر جانو یہ سب باتیں دشمنوں نے بنائی ہیں جیسا کہ مسیحی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان کیا کرتے ہیں۔ ایسے جھوٹے آدمی کی تائید قرآن اور حدیث کیوں کر رہے ہیں۔ قرآن و حدیث سے تم وفات مسیح کا ثبوت لو۔ اس میں کونسا جادو ہے۔ اس مولوی قادیانی کا کیوں اثر پڑتا ہے۔ انھوں نے کون سے ٹیلیفون لگائے ہوئے ہیں اس سے بہت بڑھ کر انکے اُستاد مسیح موعود کا ہوگا کیونکہ جب شاگرد کا یہ حال ہے تو جسکو خدا نے بھیجا تھا اس کا کیا حال ہوگا۔ غرضکہ وہ کسی کے افتراؤں سے گھبراتا نہیں۔ مخالفوں نے **دہلی کے علما** سے ایک فتوے طلب کیا ہے اور وہ فتوے آ گیا ہے اور انھوں نے لکھا ہے کہ یہ **احمدی کافر ہیں** یہ بہکانے آئے ہیں اور جو احمدی ہو گیا ہے وہ توبہ کر کے پھر اسلام میں آ جائے۔ اور لکھا ہے کہ عیسیٰ آسمان سے آئے گا۔ اور مہدی **تلوار کے ساتھ** آئیگا اور وہ دو ہیں ایک نہیں۔ اور دجال ایک [illegible] دجال ہیں

ہیں۔ ہمارے ایک دوست۔ دوست محمد خان کو تبایا وہ بھی پکا مخلص احمدی ہے اس نے کہا کہ یونہی لکھ دینا بغیر ثبوت کے کسی کام کا نہیں۔ قرآن کی کس آیت سے عیسیٰ کی حیات ثابت کی ہے۔ ہاں ہم کہتے کہ کافر لکھ دیتا تو میں لکھ دیتا ہوں مگر ثبوت چاہیئے بغیر ثبوت کے کون مانتا ہے۔ غرضکہ مخالفوں نے مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ عوام تو صرف مولویوں کا لکھنا ہی کافی سمجھتے ہیں انھوں نے ڈھنڈورے سے فتویٰ سنگوایا ہے تاکہ یہاں کو بھڑکایا جاوے اور کہا جاوے کہ ملک میں بھی ان کو کافر سمجھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے حضور دُعا مانگتے رہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ یہ مولوی تو چند دن سے ہے کا تو پھر تم کو ہماری طرف ہی آنا پڑے گا ہم سے کیوں جدا ہوتے ہو۔ غلام نبی نے جواب دیا کہ **قرآن و حدیث تو ہمارے ساتھ رہے گا**۔ انھم یتربصون بی ‫+

حضور مندرجہ ذیل نئے **احمدیوں** کو اپنی بیعت میں قبول فرماویں۔ غلام نبی روزہل۔ دوست محمد خان روزہل۔ احمد یعقوب روزہل۔ محمد عثمان روزہل۔ باقر علیخان رجوی گورنمنٹ ہاؤس۔ احمد بہادر خان رجوی گورنمنٹ ہاؤس۔ حسین شرف۔ پورٹ لوئیس۔ عبدالرحیم پورٹ لوئیس۔ داؤد خان پورٹ لوئیس۔ محمد حسین پورٹ لوئیس ‫+

.. .. .. سردار کی طرف سے جو قلمی اشتہار مسجد میں آویزاں کیا گیا ہے۔ حضور کی آگاہی کے لئے بھیجا جاتا ہے حضور کو اس سے پتہ لگ جائے گا۔ کہ مخالف کہاں تک زور لگا رہے ہیں۔ اور خدا **ہماری کیسی تائید فرما رہا ہے**۔ وہ اشتہار یہ ہے۔ "الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد وآلہ واصحابہٖ اجمعین۔ امابعد جمیع مسلمان باشندگان روزہل کو واضح ہو کہ روزہل میں .... سردار کی جماعت میں یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جو کوئی مولوی غلام محمد قادیانی کے یہاں آمد و رفت رکھے تو اس کو ہم اپنی جماعت سے علیحدہ سمجھیں گے اور کھانے پینے میں اسکے ساتھ شریک نہیں ہونگے۔ اسبات پر دوسری جماعت کے لوگ بھی راضی ہیں اور یہ فیصلہ قرار شدہ کو منظور کئے ہیں۔ اب جو شخص کہ اس حکم کے بعد ادھر جایا کرے گا تو وہ خود کو ہم سے جدا سمجھے اور ہم بھی اس کو خارج از جماعت شمار کریں گے" ‫+

اس کے بعد .. .. .. سردار کی جماعت کو اس سے تسلی نہیں ہوئی اس لئے انھوں نے یہ رقعہ معذور ([illegible]) کو دوسرے دن لکھا اسکی عبارت ذیل میں نقل کی جاتی ہے :۔

"ھوالغنی۔ جناب مہربان معذور صاحب دام اقبالکم آمین ثم آمین۔ بعد از السلام علیکم واضح رائے شریف ہو کر جو ہم لوگوں نے آپسے قادیانی کے بارے میں دریافت کیا تھا سو اسکے لئے میں آپنے تحریر کرکے مسجد میں لگا دیا ہے اور اس میں تحریر یہ ہے کہ جو کوئی قادیانی کے پاس جاوے سو اس سے ہم لوگ کھانا پینا وغیرہ موقوف کرینگے۔ اب ہم لوگوں کا یعنی جماعت کا یہ حکم ہے کہ جماعت کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ **کون کون قادیانی ہے**۔ کہ ہم لوگ خود اُن سے پرہیز کرینگے۔ سو آپ از راہ مہربانی ضرور بہ ضرور فی الفور جواب روانہ فرمادیں۔ ورنہ آپ کی تمام جماعت کے ساتھ کھانا پینا وغیرہ ہم موقوف کرینگے۔ جواب بہت تاکید سے ارسال ہو۔ آج تاریخ ۱۱۔ اکتوبر سے آپکی جماعت کے ساتھ کھانا پینا وغیرہ تمام موقوف ہے جبتک جواب نہ ملے کہ کون کون قادیانی ہے۔ یہ خط روانہ از طرف .. .. .. سردار" ‫+

باقی حالات انشاء اللہ آیندہ میل میں ارسال خدمت عالی ہونگے۔ حضور میرے لئے۔ اور تمام احمدیان کولمبو اور احمدیان ماریشس کے لئے دُعا فرماویں۔ ہم مظلوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہو۔ اور آپ کو ہمیشہ کامیاب منظفر و منصور بامُراد کرتا رہے اور صحت تام عطا فرماتا رہے۔ والسلام

برٹش مشرقی افریقہ میں

ہمارے ایک مخلص احمدی بھائی ہیں جن کا ایک مراسلہ پچھلے دنوں بھی ہدیۂ ناظرین ہو چکا ہے۔ ان دنوں اُن کا ایک اور عریضہ حضرت کی خدمت میں پہنچا ہے جسمیں وہ لکھتے ہیں :۔ سیدی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضور کی دُعاؤں کی برکت اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کا ادنیٰ غلام بخیر و عافیت ہے۔ الفضل کے چند پرچے پہنچے جو اکثر ایمان کو تازگی بخشتے اور خواب غفلت سے جگانے کا باعث ہوتے ہیں۔ میری صحت بہ نسبت پہلے کے اب بہت اچھی ہے ‫+

مجھے حضور کے فرمائے ہوئے کلمات جو کہ جنابنے میری موجودگی ہندوستان میں کسی موقعہ پر ارشاد فرمائے تھے اس وقت یاد آ کر ازدیاد ایمان کا باعث ہوئے۔ جنابنے فرمایا تھا کہ عام لوگوں کا خیال تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی جو تصانیف ہیں وہ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ نے لکھ کر حضرت اقدس کو تصنیف کے لئے دی ہیں مگر حضرت کی وفات کے بعد مولوی صاحب نے کوئی تصنیف نہ کی تو لوگوں کا یہ خیال بھی باطل ہو گیا۔ پھر اس کے بعد یہ خیال تھا کہ قادیان میں کوئی انگریز رکھا ہوا ہے جو ریویو وغیرہ اور انگریزی تصانیف میں مدد دیتا ہے۔ اور اسکی نسبت عام جماعت کا خیال مولوی محمد علی صاحب پر تھا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے یہ دکھانا تھا کہ ان کے بغیر بھی خدائی کام اسی آن بان کے ساتھ چل سکتے ہیں اب میں دیکھتا ہوں کہ ریویو وغیرہ کا کام الحمد للہ اسی شان سے بلکہ اس سے بڑھ کر چل رہا ہے۔ اس کے بعد جماعت میں بعض ایسے لوگ ہوئے جنکے دلمیں خیال آ سکتا تھا کہ انکی تبلیغ اور انکے لیکچر سلسلہ میں بڑا کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو کہ دلوں کے بھیدوں کو جانتا ہے اس نے یہ دکھانا تھا کہ انکے بغیر اور ان سے بڑھ کر کام کرنیوالے ہم میں موجود ہیں جو اللہ تعالےٰ نے چوہدری فتح محمد صاحب اور قاضی عبداللہ صاحب اور دیگر برادران کی شکل میں ظاہر کر دیئے۔ اور وہ وقت دور نہیں جبکہ ہم میں سے ہر ایک فرد ایک سے ایک بڑھ کر قربانی کرنے کے لئے طیار ہو جائیگا۔ انشاء اللہ۔ سیدی! حضرت اقدس کی تصدیق میں وہ وہ نشان ظاہر ہو رہے ہیں کہ عقل دنگ رہجاتی ہے۔

جب سے ہندوستان سے علیحدہ ہوا۔ منزل مقصود پر پہنچنے تک میرے مکرم دوست جو فیلڈ پر کام کر رہے ہیں میرے ساتھ جہاز میں اور اس کے بعد یوگنڈا ریلوے میں چند سو میل تک ہم سفر رہے۔ مگر ان کو راستہ میں ہی جدا ہونا پڑا۔ اسکے بعد آج پورا ایک سال گزرتا ہے کہ کسی احمدی بھائی سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ گذشتہ ہفتہ کے جہاز میں ایک شریف نوجوان یہاں برائے علاج تشریف لائے۔ مجھے ان سے ملنے کا کبھی اتفاق نہیں ہوا تھا۔ مگر بعض اشخاص کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ ہمارے سلسلہ کے ممبر ہیں۔ مجھے شوق ملاقات ہوا۔ میں انکی خدمت میں پہنچا۔ انھوں نے اس

ایک دن پہلے پائلز کے لئے اپریشن کرایا تھا۔ اُن سے گفتگو ہوئی۔ اور اس گفتگو میں حضور انور کی چمکتی ہوئی تعلیم نظر آئی۔ طبیعت بہت خوش ہوئی۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا کہ آج ایک سال کے بعد پھر اپنے ایک بھائی سے ملنے کا موقعہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ اول فرمایا کرتے تھے کہ "تم نے کبھی قصائی کو دیکھا ہوگا کہ وہ جب گوشت کاٹتا ہے تو کبھی کبھی ایک چھری کو دوسری چھری پر رگڑ لیتا ہے پس جیسے وہ چھریاں ایک دوسری سے ملکر تیز ہو جاتی ہیں اسی طرح سے جب دو مومن ملتے ہیں تو وہ بھی ایمان میں تیز ہو جاتے ہیں۔ میں ان سے ملنے کے لئے پھر رات کو گیا کیونکہ وہ میرے جائے مقام سے تین میل کے فاصلہ پر مقیم تھے اور وہ جگہ ایک پہاڑی پر واقعہ ہے صرف دو گھنٹہ تک گفتگو کا موقعہ ملا۔ اور پھر مجھے رخصت ہونا پڑا۔ اللہ تعالےٰ ان کو جلدی صحت دیوے۔ نوجوان مذکور عرصہ سے اس ملک میں ہیں۔

حضور کے منشاء اور اپنے فرض کے مطابق اکثر نوجوان یورپین افسروں سے جن سے ملنے کا موقعہ ہوتا ہے سلسلہ گفتگو شروع رکھتا ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ لوگ **ہندوستانی لوگوں کی طرح ہٹ دھرمی سے کام نہیں لیتے**۔ بلکہ ان کو اگر سچائی ثابت ہو جاوے تو اس کو مانتے ہیں۔ میں نے حضرت کی تصنیف ٹیچنگز آف اسلام سے ایک حصہ "انسان کے دُنیا میں آنے کی غرض اور اس غرض کے حاصل کرنے کا طریق" کتاب مذکور سے نقل کر کے اخبار میں دیا ہے۔ انشاء اللہ چھپ جاوے تو بہت سے لوگ اس کو پڑھکر فائدہ حاصل کر سکینگے۔ اور چھپنے پر پرچہ مذکور انشاء اللہ روانہ خدمت کرونگا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس ملک کی زبان میں گفتگو کر سکتا ہوں اور اگر مولیٰ کو منظور ہوگا تو یہ تبلیغ میں مفید ہو سکے گی۔ والسلام

طالب دُعا احقر فضل احمد

ضروری اطلاع

مضمون نگار صاحبان کو چاہئے کہ تعمیل طلب خطوط بنام مینیجر یا دعا وغیرہ کے متعلق معروضات بخدمت حضرت اقدس ایدہٗ۔ غرض ہر قسم کی دوسری تحریرات کو قابل اشاعت مضامین سے الگ رقم فرمایا کریں تاکہ آپ کا بھی کوئی حرج نہ ہو اور عملہ کو بھی تعمیل میں دقت پیش نہ آئے۔

(ایڈیٹر)

نامۂ مدراس

(نمبر ۶)

ہر چند کہ مدراس میں احمدیوں کی تھوڑی سی جماعت ہے تاہم مناسب سمجھا گیا کہ یہاں ایک انجمن احمدیہ قائم کی جائے چنانچہ عید کے مبارک دن بعد نماز عید انجمن بنائی گئی۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اسے روز افزون ترقی دے۔ آمین۔ سیٹھ احمدؐ صاحب جو ہمارے مکرم دوست مرحوم مغفور سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کے فرزند ارجمند ہیں۔ اور اپنے مرحوم باپ کی طرح ایک مخلص احمدی ہیں۔ انجمن کے پریزیڈنٹ مقرر ہوئے۔ اور مولوی سلطان محمود صاحب سکرٹری۔ حکیم محمدؐ سعید نائب پریزیڈنٹ اور مولوی غلام دستگیر صاحب نائب سکرٹری۔ ماہواری چندے مقرر ہوئے اور عید کے دن کچھ چندہ کر کے قادیان بھیجا گیا۔

ہمارے نوجوان دوست عبدالقادر احمدؐ عید کے دن عاجز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل سلسلہ حقہ ہوئے۔ فالحمد للہ۔ ان کی تحریری درخواست بیعت بھی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھیجی گئی ہے۔

عاجز کو اب مطبع میں کام زیادہ رہتا ہے۔ تبلیغی کام کے واسطے فرصت بہت کم ہوتی ہے۔ تاہم لوگوں کو کچھ نہ کچھ سنا دیا جاتا ہے۔ اگلے دن ایک مسلمان صاحب ملے ان سے جو گفتگو ہوئی۔ ناظرین کے لئے خالی از دلچسپی نہ ہو گی۔

صادق۔ آپ کیا کام کرتے ہیں؟

صاحب۔ میں مشائخی کرتا ہوں۔

صادق۔ یہ تو نیا پیشہ میں نے سُنا ہے۔ مشائخی کیا کام ہوتا ہے؟

صاحب۔ کسی کے اندر شیطان چلا جائے تو وہ نکالنا۔

صادق۔ یہ تو بہت عمدہ کام ہے یہ اس قدر ہندو جو آپکے شہر میں پھر رہے ہیں۔ بت پرستی کرتے ہیں انکے اندر شیطان ہے یا نہیں؟

صاحب۔ ان کے اندر شیطان تو ہے اسی واسطے مسلمان نہیں ہوتے۔

صادق۔ پھر آپ ان کا شیطان نکالیں بہت ثواب ہو گا۔ اللہ رسول خوش ہونگے۔

صاحب (ہنسکر) یہ تو ہم سے نہیں نکلتا۔

صادق۔ اچھا۔ آپکے اندر شیطان ہے، یا نہیں۔

صاحب۔ بے شک۔

صادق۔ اسی کو نکال لیں۔

صاحب۔ ہم سے وہ بھی نہیں نکل سکتا۔

صادق۔ یہ مشائخی تو بے کار ہے جو اپنا ہی شیطان نہیں نکال سکتی۔ آئیے ہم آپ کو ایک شخص کا پتہ بتائیں جو آپکے اندر کا شیطان نکال دے۔

صاحب۔ (بڑی توجہ سے) ضرور بتلائیے وہ کون بزرگ ہیں کہاں رہتے ہیں۔

صادق۔ وہ حضرت مہدی علیہ السلام ہیں جو پنجاب میں ظاہر ہوئے۔

صاحب (تعجب سے) امام مہدی زمان پیدا ہو گئے۔

صادق۔ بے شک ہو گئے۔ ظاہر بھی ہو گئے۔ میں نے انکو دیکھا۔ پہچانا۔ اور قبول کیا۔

اسکے بعد کچھ باتیں سلسلہ کے متعلق ہوئیں۔ پھر وہ ٹرام سے اُتر گئے۔ انکی آخری حالت کچھ حیرانی اور گھبراہٹ کی سی تھی۔

یہاں کے بُت پرست جب مندر کے اندر جاتے ہیں تو بُت کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے رخساروں پر ہاتھ مارتے ہیں۔ جیسا پنجاب میں ہندو عورتیں ماتم کے وقت مُنہ کو پیٹتی ہیں۔ بدھوں کی مذہبی عمارتیں پگوڈے یہاں بہت ہیں۔ اور انکے پجاری بدھ بھی بہت ہیں۔

یہاں اب موسم برسات کا شروع ہوا ہے مگر بارش کم ہے۔ میں اکثر وقت صرف کرتہ رکھتا ہوں بعض دفعہ اس میں بھی گرمی لگتی ہے۔ رات کو کسی قدر خنکی ہوتی ہے۔

یہاں کے چیٹی مسلمان اردو نہیں جانتے۔ خط پر پتہ انگریزی چاہیئے۔

نامۂ مدراس ۷

مطبع وغیرہ کاموں سے فرصت ملنے پر گاہے گاہے کچھ تبلیغ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ عوام کے درمیان حضرت مسیح موعود کے متعلق بہت سی غلط خبریں مشہور ہیں۔ ملاؤں نے فریسیوں کی طرح بہت سی باتیں اپنے پاس سے بنا کر یا اصل بات کو ایک مذموم پیرایہ میں بیان کر کے لوگوں کو سخت متنفر کر رکھا ہے۔ کل ایک شخص کے ساتھ دیر تک گفتگو ہوئی۔ آخر وہ کچھ سمجھا اور کسیقدر قائل ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دے

اگلے دن سلیون گارڈن میں عیسائیوں کی ٹمپرنس سوسائٹی کا سالانہ جلسہ تھا۔ شراب نوشی کے خلاف بڑے بڑے پُرزور لیکچر دئے گئے۔ اور اقرارنامے لکھائے گئے کہ آئندہ ہم شراب نہ پئیں گے۔ مجھے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا خوب موقعہ ملا کہ اسلام ایک ایسا کامل دین ہے کہ ایسی بدیوں سے اس نے ہم کو مذہباً بچایا ہے۔ کاش کہ حضرت مسیح ناصری ایک کلمہ بھی شراب نوشی کی مخالفت میں فرما دیتے تو آج عیسائی دنیا کی یہ حالت نہ ہوتی۔ مخالفت تو کجا۔ بلکہ انہوں نے شراب بنانے اور بڑھانے کا ایک معجزہ بھی دکھایا۔ میں نے اس مجلس میں یہ سوال پیش کیا۔ اور ایک صاحب نے کہا کہ وہ جو شے دیا شراب نہ تھا۔ لیکن جب اس کا ثبوت طلب کیا گیا تو کچھ نہ دے سکے۔ کیونکہ وہاں لفظ وائن موجود ہے۔ ایک لیکچرار نے اس بات پر زور دیا کہ یورپ میں جو جنگ ہے۔ یہ شراب نوشی کی سزا ہے ٭

اس میٹنگ میں جب ترک شراب کے اقرارناموں پر دستخط لئے جانے لگے۔ تو میں نے کہا کہ میں ایک مسلمان ہوں اور مسلمان کا لفظ خود اس امر کا اقرارنامہ ہے کہ میں شراب نہیں پیتا ہوں نہ پیوں گا۔ پس میں کسی مزید اقرارنامہ پر دستخط کرنے کا محتاج نہیں۔ اس کا سامعین پر بہت اثر ہوا۔ سارے جلسہ میں صرف میں ہی مسلمان تھا۔ اکثر عیسائی اور چند ہندو تھے۔ صدر جلسہ ہائیکورٹ کے ایک جج تھے۔ بہرحال ہمیں اس تحریک کے ساتھ ہمدردی ہے کہ عیسائی صاحبان سے شراب نوشی ترک کرائی جائے اور جب اس تحریک کے واسطے فنڈ جمع کرنے کے لئے ہاتھ پھیلایا گیا تو چونکہ میں بھی اتفاقاً وہاں موجود تھا۔ اس میں میں نے بھی دو پیسے ڈال دئے ٭

یہاں کے ہندوؤں میں پردہ بالکل نہیں بڑے چھوٹے امیر غریب سب عورتوں کو نہ صرف کھلے منہ بلکہ کھلے سر اپنے ساتھ لئے پھرتے ہیں۔ پبلک جلسوں میں عورتیں نہ صرف سامعین کے زمرہ میں بلکہ لیکچراروں میں شامل ہوتی ہیں۔ اور فصیح اور پرزور تقریریں کرتی ہیں ٭

محمد صادق عفی اللہ عنہ مدراس ۲ - اکتوبر ۱۹۱۵ء

تذکرۃ الذاکرین۔ ایک شیعہ مجتہد کی کتاب کا انتخاب اردو میں جس میں آجکل کے مرثیہ خوانوں کو صدق عدل کی نصیحت ہے۔ مولفہ منشی خادم حسین صاحب خادم دفتر ترقی اسلام قادیان سے ا مر کے ٹکٹ بھیج کر

میرٹھ میں ایک جلسہ

اور

دعائے حضرت مسیح موعود کا اعادہ

انا فتحنا لک فتحاً مبیناً ۞ الآیہ

(عریضہ اخلاص بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ)

میرے پیارے آقا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ ۲۷ - اکتوبر کو یہاں پر سعید منزل کلب میں مسٹر حیدرس ہیڈ کا انسپکٹر آف سکولز کے عہدہ پر تقرر ہونے کی وجہ سے اور انکی میرٹھ سے روانگی کے موقع پر ایک ڈنر ان کے احباب نے کلب مذکور میں دیا تھا جس میں میں بھی شریک تھا۔ گورنمنٹ عالیہ کے حسب ذیل حکام بھی شامل تھے۔ جنرل نہیکول صاحب بہادر۔ آنریبل مسٹر سانڈرس صاحب بہادر کمشنر قسمت میرٹھ۔ مسٹر پریس صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ کرنیل پیک صاحب بہادر کیمپ مجسٹریٹ۔ مسٹر گرانٹ صاحب بہادر جوائنٹ مجسٹریٹ۔ مسٹر ڈوین صاحب بہادر جنٹ مجسٹریٹ۔ مسٹر جیبس صاحب پرنسپل کالج۔ بعد ڈنر کے تقریروں کا سلسلہ شروع ہوا۔ حکام میں سے جنرل صاحب نے اور کمشنر صاحب نے اور پرنسپل صاحب نے اسی موقعہ تقریریں کیں۔ ڈنر کے دن صبح کو نماز میں خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ اس موقعہ پر جبکہ تقریریں ہوں تجھ کو بھی دین کی خاطر کچھ تقریر کرنی چاہیئے چنانچہ اسی وقت خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ تو اپنی محسن گورنمنٹ کے واسطے دعا کرنا۔ اور انا فتحنا لک فتحاً مبیناً ۞ میرے دل میں ڈالی گئی چنانچہ اسی وقت میں نے ایک کاغذ پر انا فتحنا لک فتحاً مبیناً کی چند آیات لکھ کر دعا کے واسطے نوٹ لکھ لیئے اور دعاؤں میں لگ گیا کیونکہ ایسے بڑے مجمع میں تقریر کرنا میرے جیسے انسان کا کام نہ تھا۔ میں نے کبھی تقریر اس سے پہلے نہیں کی تھی۔ میرے آقا حضور کی توجہ اور دعاؤں کا اثر ہے۔ کہ مجھ کو اسقدر جوش اس دعا کے لئے پیدا ہوا کہ جسکی کوئی انتہا نہیں۔ مختصر یہ ہے کہ وقت آیا اور میں کھڑا ہوا۔ قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیات پڑھ کر میں نے الفاظ ذیل میں مجمع کو مخاطب کیا:-

"یہ آیات مبارکہ جو قرآن کریم سے میں نے اسوقت تلاوت کی ہیں۔ انمیں نبی کریمؐ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بڑی فتح کی بشارت دی ہے۔ خدا کرے کہ اب بھی یہ آیات فتح کا پیش خیمہ ہوں۔

آجکل جبکہ خاص خاص موقعہ پر برٹش گورنمنٹ کی فتح کے لئے دعائیں کی جاتی ہیں میں چاہتا ہوں کہ یہ موقعہ بھی خالی نہ جائے اسوقت ہم یہاں پر بہت سے آدمی جمع ہیں اور جب جماعت کے ساتھ ملکر دعا کی جاوے تو وہ جلد قبول ہوتی ہے۔ اسواسطے میں اپنے تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی محسن اور عادل گورنمنٹ کی فتح کے واسطے حسب ذیل الفاظ میں جو جناب **مسیح موعودؑ** نے ہماری پیاری ملکہ معظمہ مرحومہ کی جوبلی کے موقع پر دعا کے لئے استعمال فرمائے تھے کچھ تھوڑے سے تغیر و تبدل کے ساتھ میں دعا کرتا ہوں اے خدا جو زمین کو بنانے والا اور آسمانوں کو اونچا کرنے والا اور چمکتے ہوئے سورج اور چاند کو ہمارے لئے کام میں لگانے والا ہے۔ تیری جناب میں ہم دعا کرتے ہیں کہ تو ہماری محسن نیک اور عادل برٹش گورنمنٹ کو جو اپنی رعایا کی مختلف اقوام کو کنار عاطفت میں لئے ہوئے ہے جسکے قائم رہنے سے کروڑہا انسانوں کو آرام پہنچ رہا ہے فتح اور نصرت اپنی جناب سے عنایت فرما۔ اور تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھ۔ اے شاہ جارج پنجم (بالقابہ) ہمارے دل تیرے لئے دعا کرتے ہوئے جناب الٰہی میں جھکتے ہیں اور ہماری روحیں تیرے اقبال اور سلامتی کے لئے حضرت احدیت میں سجدہ کرتی ہیں کہ خدا تجھے اُن نیکیوں کے عوض جو تجھ سے اور تیری **بابرکت سلطنت** سے اور تیرے امن پسند حکام سے ہمیں پہنچی ہیں تجھ کو فتح وظفر عنایت کرے۔ ہم اس سلطنت کے وجود کو اس ملک کے لئے **خدا کا ایک بڑا فضل** سمجھتے ہیں اور ہم اُن الفاظ کے نہ ملنے سے شرمندہ ہیں جن میں ہم پورے طور پر اس سلطنت کی فتح و نصرت کیلئے دعا کریں **ہر ایک دعا** جو ایک سچا شکر گزار اس سلطنت کے حق میں کر سکتا ہے ہماری طرف سے اُس کے حق میں قبول ہو۔ اے **خدا** تو اس سلطنت کے اقبال کا سلسلہ ترقیات جاری رکھ اور شاہ جارج پنجم بالقابہ اور اسکی اولاد اور اسکی ذریت کو اقبال کے دن دکھا اور فتح وظفر عطا کر۔ ہم اُس

کریم و رحیم خدا کا بہت شکر ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں ایسے موقع پر اس پرامن سلطنت کے لئے دعا کرنے کی تحریک فرمائی اور جس نے ہمیں اس مبارک سلطنت کے عہد میں یہ موقع دیا کہ ہم ہر ایک بھلائی کو جو دنیا اور دین کے متعلق ہو حاصل کر سکیں اور اپنے بنی نوع کے لئے اور اپنے نفس اور اپنی قوم کے لئے سچی ہمدردی کے شرائط بجا لا سکیں۔ جب ہم سوچتے ہیں کہ یہ تمام نیکیاں اور اس کے وسائل اسی سلطنت کے ایام میں ہم کو ملے ہیں اور تمام خیر و بھلائی کے دروازے **اسی مبارک عہد** میں ہم پر کھلے ہیں تو اس سے ہم کو اس بات پر قوی دلیل ملتی ہے کہ اس سلطنت کی نیت رعایا نوازی کے لئے نہایت ہی نیک ہے کیونکہ یہ ایک مسلّم مسئلہ ہے کہ جب کسی حصہ زمین پر نیک نیت اور عادل بادشاہ حکمرانی کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہے کہ اس زمین کے رہنے والے اچھی باتوں اور نیک اخلاق کی طرف توجہ کرتے ہیں اور صدق اور خلقت کے ساتھ اخلاص کی عادت ان میں پیدا ہو جاتی ہے اور ہم دعا کرتے ہیں کہ **وہ قادر خدا جس نے بیشمار دنیوی برکتیں اس سلطنت کو اور اس کے حکمرانوں کو عطا کی ہیں دینی برکتوں سے بھی ان کو مالا مال کرے**"

اس کے بعد میرے آقا یہ دعا پڑھی۔ ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا الآیۃ۔ اور میری تقریر ختم ہوئی خدا تعالیٰ نے اسقدر روانی میری زبان میں بخشی کہ میں اس کا بیان نہیں کر سکتا اور میں بہت بہت شکر ادا کرتا ہوں کہ جس نے مجھے ہمت اور جرأت عطا کی۔ میرے آقا! یہ میرا پہلا موقع تھا۔ ہاں اسقدر عرض کرنا رہ گیا کہ تمام لوگ دعا کے وقت کھڑے تھے اور ہر فقرہ کے ختم ہونے پر **آمین** کہتے جاتے تھے اس دعوت میں تمام **غیر احمدی** تھے بجز میرے کوئی احمدی نہ تھا۔ ہاں **ہندو** معززین بھی شامل تھے۔ میرے آقا حضور میرے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اس سے زیادہ توفیق عطا فرمائے اور میری خطاؤں کو اور کمزوریوں کو معاف فرمائے اور مجھ کو ابتلاء سے اپنے فضل سے نکال لے اب اپنے عریضہ کو ختم کرتا ہوں اور دعا کی درخواست کرتا ہوں

والسلام۔ حضور کا غلام حامد احمدی از میرٹھ

ترکِ رسومِ غیر مشروع پر وعظ

بحضور سیدی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ موضع سبہہ متصل تہال تحصیل کھاریاں میں ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء کو سید مقبول شاہ صاحب احمدی نے ایک تقریب پر گرد و نواح کے احمدیوں کو بلا کر انکی ضیافت کی۔ اور غیر مشروع رسم و رواج پر بموقعہ ماتم شادی کے ترک کے متعلق حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی کا حضور کی اجازت سے وعظ کرایا۔ وعظ سننے کے لئے پاس ہی کئی ایک مکانوں پر کچھ مستورات بھی جمع تھیں۔ باوجود علالت طبع کے حافظ صاحب نے سورۂ لقمان کا دوسرا رکوع پڑھ کر ان پند و نصائح کو جو حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو کیں خوب کھول کر بیان فرمایا۔ اور حکمت کے معنے یکی۔ مضبوط اور نتیجہ خیز۔ انجام تجربات کے کر کے سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳ و ۴ کے مطالب کو بیان کرتے ہوئے۔ آیتہ ذٰلک مما اوحی الیک من الحکمۃ سے ثابت کیا کہ یہی معنی درست اور ٹھیک ہیں۔

اثنائے وعظ میں کچھ غیر احمدی اپنے امام مسجد ایک سید حافظ صاحب کو ساتھ لیکر جلسہ وعظ میں آئے تا کچھ ہم سے گفتگو کریں۔ چنانچہ اس نے حضرت اقدس مسیح موعود کی کتاب انجام آتھم پر یہ اعتراض کیا کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں بہت سخت سست لفظ استعمال کئے ہیں۔ کتاب منگا کر جب دکھانا چاہا تو آپ چلے گئے اور پھر نہ آئے اور نہ کتاب دیکھی آخر میں حافظ صاحب نے گورنمنٹ کی خیر خواہی پر ایک مبسوط تقریر فرمائی اور موجودہ جنگ میں اسکی فتح و نصرت کے لئے دعا کر کے جلسہ ختم کیا۔ اور تقسیم وراثت وغیرہ کے متعلق کہ وہ قرآن کریم کے مطابق ہونی چاہئیے جیسا کہ آنحضور کا منشا ہے۔ ایک فہرست بھی احمدیوں کی بنائی تجویز ہوئی جو عنقریب تیار ہو کر حضرت کی خدمت میں انشاء اللہ پہنچے گی۔ والسلام

میرے لئے حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بیماری سے صحت بخشے اور صالح اور متقی دیندار بنا دے۔ آمین

خاکسار عاجز۔ محمد الدین مدرس احمدی تہال

ریویو ترجمہ قرآن کریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی سیدنا محمد رسولہ الکریم۔ والسلام علیٰ سیدنا المسیح الموعود۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

مکرمی میر فضل احمد صاحب۔ جہاں تک میں قرآن مجید مسلسل کا ترجمہ اور نوٹس دیکھ سکا میں خیال کرتا ہوں کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ مکمل قرآن کریم مترجم معہ نوٹس ایک ذی علم اور متقی انسان کا جیسا کہ حضرت میر محمد سعید صاحب احمدی ہیں اپنے ہاتھوں میں پاتا ہوں۔ ترجمہ بہت عمدہ اور نفیس ہے اور نوٹس بھی نہایت قابلیت سے لکھے گئے ہیں۔ جو تراجم قرآن مجید اسوقت تک موجود ہیں اور جو تفاسیر سابقہ شائع ہو چکی ہیں انکے ذریعہ سے جو نقائص پیدا ہو چکے تھے ان کو نہایت خوبی سے اس میں رفع کیا گیا ہے۔ قرآن کریم الگ ہے۔ ترجمہ الگ۔ نوٹس الگ۔ جدا جدا فائدہ بھی لیا جا سکتا ہے اور یکجا بھی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

قرآن کریم میں افسوس ہے کہ اغلاط متن میں واقع ہوئے اگر نفیس کاغذ اعلیٰ درجہ کی خوشخطی میں طبع کیا جاتا۔ تو بہت عمدہ ہوتا۔ اور آیات اور سورتوں کے نمبر بھی ہوتے۔ یہ کمی ہے پھر اگر حمائل ہوتا تو نور علیٰ نور ہوتا۔ کاش دوسری بار یہ سب نقائص دور ہو جاویں۔ اور یہ نوٹس حمائل کے حاشیہ پر ہوتے اگر کوئی احمدی اس غرض کو بھی پورا کر دے۔ تو خدا تعالیٰ جزائے خیر دیگا۔ نوٹس مکمل ہو جاویں تو مطلع فرما دیں اکثر احباب اسکے الگ بھی خواہاں ہیں۔ تاریخ طبع قرآن کریم ہدیۃً ارسال خدمت ہے۔

بحوسال طبع کلام مقدس

زقل فاز فوزا عظیما

۳۳ ۱۳ ہ

خاکسار قاضی محمد یوسف فاروقی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور

عزیز مکرم مولوی عبدالحی صاحب

کے متعلق سطور ذیل بغرض اشاعت موصول ہوئی ہیں (ایڈیٹر)

مکرمی ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اکثر احباب باہر سے مولوی عبدالحی صاحب کی خدمت میں بیمار پرسی کے خطوط ارسال کرتے ہیں بجائے اس کے کہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ جواب دیا جاوے مولوی صاحب نے مناسب سمجھا ہے کہ اخبار میں سب کا جواب دیا جائے۔ آپ براہ مہربانی اپنے گرامی اخبار میں شائع فرما دیں " مولوی عبدالحی صاحب ان احباب کے جنہوں نے بیمار پرسی کے خطوط ارسال کئے ہیں مشکور ہیں اور سب کو السلام علیکم کہتے ہیں۔ احباب دعا کریں بخار کو نسبتاً افاقہ ہے مگر کمزوری بہت ہے۔ والسلام

خاکسار احمد حسین از دار الامان

ہزاروں میل کے فاصلہ پر

بالمشافہ گفتگو

سائنس نے فن پیغام رسانی میں کمال کر دکھایا ہے۔ سب سے پہلے تار برقی ایجاد ہوئی پھر بے تار خبر رسانی کی اختراع عمل میں آئی۔ اس کے بعد ٹیلیفون کا ظہور ہوا۔ جس میں تار کے ذریعہ سے خبریں اس طور سے روانہ کی جاتی ہیں کہ ایک شخص ایک مقام پر ایک آلہ میں اپنے منہ سے اپنا مطلب بیان کرتا ہے جو تار کے ذریعے سے دوسرے مقام تک جا پہنچتا ہے۔ جہاں کوئی شخص ایک آلہ کان میں لگا کر سنتا ہے۔ کچھ مدت سے اس طریقہ میں بے تار کے اصول کو رواج دیا گیا ہے اور اب ایسے امکانات سائنسدانوں کی دماغ سوزی سے ظہور میں آئے ہیں۔ جن کی بدولت بے تار ٹیلیفون کے ذریعہ سے یعنی بلا کسی ظاہری وسیلہ کے ہزاروں میل تک گویا بالمشافہ بات چیت کی جا سکتی ہے۔

چند روز ہوئے یہ خبر آئی تھی کہ بے تار ٹیلیفون کے ذریعہ سے آرلنگٹن کے مستے اور جینا واقع اضلاع متحدہ امریکہ پیرس کی ایفل ٹاور تک بات چیت کرنے کا سلسلہ قائم کر دیا گیا ہے اس خبر کے جو تفصیلی حالات ولایتی اخبارات کے ذریعہ سے موصول ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کامیابی ایک سلسلہ تجربات کا نتیجہ تھی۔ ان حالات میں ذکر ہے کہ امریکہ کے محکمہ بحری نے ایک بے تار ٹیلیفون کے ذریعہ تجربات کرتے ہیں کامیابی حاصل کی ہے۔ چنانچہ آرلنگٹن سے ورجینیا ہوتے ہوئے میری لینڈ واقع کیلیفورنیہ تک جس کا فاصلہ ۲۵۰۰ میل ہے۔ پیغامات روانہ کئے گئے اور جو بات چیت کی گئی وہ دوسرے سرے پر صاف صاف سنی گئی۔ نیویارک سے آرلنگٹن تک بھی بے تار ٹیلیفون کے ذریعہ سے گفت و شنید ہوئی ہے۔ جو خود بخود کام کرنے والے آلہ پر منتقل ہو کر فی الفور میری لینڈ میں پہنچ گئی۔ ایک اور خبر ہے کہ امریکن ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کمپنی کے افسروں کے قول کے مطابق ساحل بحر اوقیانوس کے ایک جہاز سے ہونولولو تک ۴۶۰۰ میل کے فاصلہ پر ٹیلیفون کے ذریعہ سے گفتگو کی گئی جو صاف صاف سنائی دی۔ یہ بات چیت علاوہ اس کے ہے جو امریکہ کے محکمہ بحری نے آرلنگٹن اور میری لینڈ کے درمیان کی تھی۔

بے تار ٹیلیفون کے طریقہ میں جو بلا کسی ظاہری وسیلہ کے کام دیتا ہے۔ جو کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ وہ کئی برسوں کے تجربات کا نتیجہ ہے۔ جن پر سائنسدانوں کی توجہ مبذول رہی ہے اب سے پیشتر ہی ان تجربات میں بہت کامیابی حاصل ہو چکی ہے چنانچہ ڈاکٹر دانی سائنسدان نے اپنی ایک تقریر بجلی کی لہروں کے ذریعہ سے رومہ (پایہ تخت اٹلی) سے طرابلس کو روانہ کی تھی۔ ان دونوں مقامات میں ۱۰۰۰ میل سے زیادہ کا فاصلہ ہے ان دونوں مقامات کے درمیان تقریر روانہ کرتے وقت تار نہیں لگایا گیا ہے اس کے طول میں بہت اضافہ ہو چکا ہے اس لئے اس کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ کیوں نہ اس سے زیادہ فاصلہ تک بے تار ٹیلیفون سے خبریں روانہ کی جائیں۔ لیکن ایک ایسے چھوٹے آلے کے بنانے میں کئی عملی مشکلات پائی جاتی ہیں جو تیز اور بڑی برقی لہریں کافی مقدار میں پیدا کر سکے۔

جولائی گذشتہ میں مسٹر گوڈفرے آئزکس منیجنگ ڈائرکٹر مارکونی کمپنی نے جو بے تار خبر رسانی کا سب سے بڑا کارخانہ ہے۔ ایک شاہی تحقیقاتی کمیٹی کے روبرو بیان کیا کہ مسٹر مارکونی جو بے تار خبر رسانی کے طریقہ کا موجد ہے۔ اس فکر میں ہے کہ وہ کارنارون کے اسٹیشن پیغام رسانی میں کلوں کے متعلق چند باتوں کا انتظام مکمل کر کے وہاں سے نیویارک تک بے تار ٹیلیفون کے ذریعہ سے پیغام روانہ کرے وہ پولس ایر زنگ بھی اسی طریقہ سے اس وقت پیغام روانہ کر سکیگا۔ جبکہ اٹلی اور جنوبی امریکہ کے درمیان بے تار کی پیغام رسانی کے سٹیشن مکمل ہو جائیں گے۔ مسٹر گوڈفرے آئزکس نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ اگر جنگ نہ چھڑ جاتی تو ان کا کارخانہ اب تک نیویارک کو بے تار ٹیلیفون کے ذریعہ سے پیغامات روانہ کرنے لگا ہوتا۔ جب آئزکس سے محکمہ بحری امریکہ کے آرلنگٹن سے میری لینڈ تک بلا ظاہری وسیلہ کے بات چیت کرنے کا ذکر کیا گیا تو اس نے کہا کہ ہمارے تجربات میں جنگ کی وجہ سے رخنہ پڑ گیا۔ کیونکہ ہمارے قائم کئے ہوئے سٹیشنوں سے اب گورنمنٹ کام لے رہی ہے لیکن ہم اپنے تجربات ایک ایسی حد تک کر چکے ہیں کہ ہم جنگ کے بعد بے شبہ اٹلی میں بیٹھکر امریکہ کے شہر نیویارک کے ساتھ نہایت عمدگی اور صفائی سے بات چیت کر سکیں گے

ایک اخبار لکھتا ہے کہ اسے (سائنس کی) نہایت زبردست اور بے نظیر فتح سمجھو کہ ایک شخص یورپ میں بیٹھا ہوا شمالی یا جنوبی امریکہ یا ایشیا کے کسی مقام پر دوسرے شخص سے بلا کسی ظاہری وسیلہ کے گفتگو کر سکتا ہے اور یہ بات چیت سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں میل کے فاصلہ پر نہایت صفائی کے ساتھ سنی جا سکتی ہے۔ سائنس کی فتوحات دراصل اہل ہند کے لئے پیغام ترقی ہیں جبکہ ہندوستانیوں کو گوش ہوش سے سننا چاہیئے۔ (وکیل)

بدھ مذہب کی کتب قدیمہ

محققین روس کا ایک وفد بدھوں کی ساتویں صدی کی قلمی کتب کی جستجو میں ترکستان گیا تھا۔ وہ پچھلے دنوں اپنے پایہ تخت میں واپس پہنچا۔ ان لوگوں نے جن قلمی کتابوں کا پتہ دیا ہے وہ چودھویں صدی کے بدھ علوم و فنون کا مخزن ہیں۔ نادر و نایاب نسخے غاروں میں محفوظ رکھے ہیں ممبران وفد نے اس قسم کے ۴۴۳ غاروں کے حالات قلمبند کئے ایک مصور بھی وفد میں شامل تھا اس نے انکے متعلق کئی رنگین فوٹو لئے ہیں ہر تصویر کا کچھ حصہ روغنی ہے کچھ آبی رنگ کا۔ برباد شدہ غاروں سے رنگین کھلونوں اور تصاویر کے قریباً ۳ سو نمونے اور کچھ بت یہ لوگ اپنے ساتھ لائے ہیں اور ۲ سو قلمی کتب تبت ان کے ہاتھ لگی ہیں ترکستان کے اس حصہ میں پہلے محققین انگلستان کا بھی ایک وفد جا چکا تھا۔ مگر انہوں نے صرف کتابوں کا مطالعہ کیا (اقتباس) (اہل مغرب کی اولوالعزمی اور شوق تحقیق سے کیا عجب ہے کہ کبھی حضرت مسیحؑ کی قبر کا پتہ لگانے کی جانب بھی متوجہ ہو جائیں)

خبریں

جنگ

گولہ باری۔ ٹائمز کا نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ دو برٹش جنگی جہاز ترکی بنادر واقع ساحل ایشیائے کوچک پر سختی سے گولہ باری کر رہے ہیں۔

صلح کی سلسلہ جنبانی۔ لندن۔ ۵ رنومبر۔ ایک وقائع نگار برن سے اطلاع دیتا ہے کہ وہاں رجرمن، پرنس وان بولو کا آنا تجاویز صلح سے متعلق ہے ؛

مغربی محاذ پر خونریز لڑائی۔ پیرس کا ایک مراسلہ سرکاری مظہر ہے کہ بلجیم میں ہمارے توپخانہ نے آخر دشمن کے مورچوں پر گولہ باری کی۔ آرٹائس میں ایک شدید مقابلہ توپوں کا ہوا۔ اور شامپین میں ۵ رنومبر کو دن بھر سخت خونریز جنگ جاری رہی۔ ہمارے قبضہ سے نکلی ہوئی خندقوں کے جس حصہ پر دشمن ابتک متصرف تھا وہاں سے بالکل نکالدیا گیا۔ مگر شام کو پھر ایک غضبناک حملہ ہوا جس میں اس نے دوبارہ کہیں کہیں قدم جمالئے غنیم کا ایک اور حملہ لاکورٹین میں پسپا کیا گیا۔ ووسگس میں پھر دو طرفہ آتشباری ہوتی رہی۔

غنیم کا نقصان عظیم۔ لندن۔ ۵ رنومبر پیٹروگراڈ سے خبر ملی ہے کہ علاقہ شلاک میں روسیوں نے دشمن کا ایک حملہ پسپا کیا۔ ڈوئنسک کی تلیٹی میں جرمنوں نے دریائے ڈوئنا کو عبور کرنے کی ناکام کوشش کی۔ روسی سپاہ الکسٹ کی طرف بڑھی چلی گئی۔ جھیل سونٹن سے جانب جنوب جرمنوں کے کئی حملے اکارت گئے اور ان کا بڑا بھاری نقصان ہوا۔ چارٹوریسک کے مغرب میں بیابانی لڑائی جو ہوئی اس کا نتیجہ یہ کہ جرمن اپنی بہت سی لاشیں چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ دیگر مقامات پر روسیوں کو اور بھی چھوٹی موٹی کئی فتوحات حاصل ہوئیں ؛

معرکہ سرویہ۔ سلانیک کی تار خبر ہے کہ افواج برطانیہ کو فرنچ بازد کی طرف اہم کمک پہنچ کر دویم فرنچ لائن پر متصرف ہو گئی ہے۔ مدعا یہ ہے کہ فرنچ لائن کے جنوب میں ایک برٹش سکٹ قائم ہو جائے اور فرانس کی سپاہ شمال کی طرف گزر سکے۔ درہ بہانا کی جانب سرویہ برابر بلغاریوں کے غضبناک حملوں کو پسپا کر رہے ہیں ؛

معرکہ ہولناک۔ لندن ۵ رنومبر۔ افواج سرویہ کے ساتھ ڈیلی کرانکل کا جو جنگی نامہ نگار میدان میں گیا ہے۔ تصدیق کرتا ہے کہ سرویہ حقیقت میں بڑی بے جگری سے مقابلہ کر رہے ہیں خصوصاً جرمن جنرل مکنسن کے خلاف جسے پیشقدمی کا موقعہ زیادہ تر اعلیٰ درجہ کے توپخانہ کی وجہ سے حاصل ہوا ہے جنرل مذکور کی جمعیت ڈیڑھ لاکھ جوان کی ہے اور اس کے پاس سامان توپخانہ دس لاکھ کے لئے کافی ہے۔ اس پر بھی دشمن کو نقصان عظیم برداشت کر کے آگے بڑھنا نصیب ہوا ہے ؛

شاہ سرویہ کی اپیل۔ شاہ سرویہ نے حال میں ایک جنگی فرمان اپنے افسران فوج کے نام بدیں مضمون نافذ کیا ہے۔ یہ بڑھاپے کی عمر مجھے لڑنے کی اجازت نہیں دیتی۔ مجھ میں طاقت جسمانی اتنی نہیں کہ اس کشمکش موت وحیات میں اپنی سپاہ کو خود آگے ہو کر لڑا سکوں میں ایک ضعیف وناتوان پیر مرد ہوں جو اپنے جنگی جوانوں اور رعایا کے زن وبچہ سب کے حق میں صرف دعائے خیر کر سکتا ہوں۔ پھر بھی ایک پیمان مقدس یہ کرتا ہوں کہ اگر اس لڑائی کا انجام ہماری شکست ہوا تو ہم سب کا مرنا ایک شاندار موت ہوگا اور اس تباہی کو اپنی آنکھوں دیکھنے کے لئے میں بھی زندہ نہ رہونگا۔ اپنی برباد وپامال زاد وبوم کے ساتھ ہی میں بھی جان دیدونگا ؛

خونریز جنگ جاری۔ معرکہ اطالیہ کی نسبت روما سے ۵ رنومبر کی تار خبر ہے کہ آئسونزو کے محاذ پر بڑی بھاری لڑائی ہو رہی ہے خاصکر گوریزیا سے شمال مغرب کی طرف بلندیوں پر اور اوسلیویا کے اردگرد۔ یہاں اطالوی پیدل سپاہ نے رفتہ رفتہ غلبہ حاصل کر لیا ہے۔ موسم پرخطر آرہا ہے۔ جو جنگی کارروائی میں حارج ہوگا ؛

مغربی افریقہ میں برٹش فتوحات گورنمنٹ نائیجریا بقول محکمہ اخبار حرب اطلاع دیتی ہے کہ سپاہ برطانیہ نے ۲۲ راکتوبر کو مقام بامندا پر اور ۲۴ اکتوبر کو بانیو پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ دونوں جگہ علاقہ کامرون میں واقع ہیں۔ آخر الذکر معرکہ میں تین جرمن اور ۲۵ دیسی سپاہی مارے گئے اور برٹش فوج کے چار دیسی ہلاک تو مجروح ہوئے۔

احوال حرب براہ دہلی (۵ رنومبر) صاحب وزیر ہند کے پیغام (۴ رنومبر) کا خلاصہ حسب ذیل ہے ؛ آسٹروی اور جرمن معرکہ سرویہ میں کسی قدر آگے بڑھ گئے ہیں۔ جنگ جاری ہے اور سرویہ سختی سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ روسیوں کا بیان ہے کہ دشمن ریگلے سے ۲۲ میل مغرب کی طرف بھگا دیا گیا ہے۔ روسیوں نے ایک جان توڑ حملہ کر کے ڈوئنسک سے آٹھ میل جنوب مغرب کی طرف دو مستحکم بلند مورچے لے لئے۔ دریائے سٹر کے بائیں کنارے والے دیہات پر غنیم کے حملے روسیوں نے پسپا کئے آسٹروی سپاہ ڈیرا جانو کے مغرب میں بھگا دی گئی۔ ایک اور حملہ سرحد گلیشیا پر پسپا کیا گیا جس میں ۵ ہزار قیدی ہاتھ آئے۔ مغربی میدان کے متعلق فرنچ رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ علاقہ شامپین میں جرمنوں کا مزید حملہ پسپا کیا گیا۔ اطالوی خبر ہے کہ آسٹروی سپاہ نے کمک پہنچنے کے بعد بار بار جوابی حملے کئے تاکہ اطالوی حملہ آور کو روکیں مگر پسپا ہونے اور انکو کمزور کرنے میں ناکام رہے۔ اطالویوں کو مزید فتوحات حاصل ہوئیں ؛

مختلف

حسین قلی خان سابق وزیر خارجہ ایران جرمنی میں سفیر ایران مقرر ہوا

ملک معظم کو اب ذرا افاقہ ہے اشتہا بھی ہونے لگی ہے مگر ابھی تکلیف باقی ہے خاصکر چلتے وقت۔

دو جرمن طیاروں نے جن میں سے ایک بڑا سا جنگی طیارہ تھا لورپول جاتے ہوئے ایک سٹیمر پر حملہ کیا اور ۳۶ بمب گرائے۔ جو سب خالی گئے۔

قسطنطنیہ سے ایک معتبر نامہ نگار لکھتا ہے کہ برٹش افواج کا ارادہ موسم سرما گیلی پولی میں گزارنے کا ہے ؛

حضرت فضل عمر کے خدام کو اطلاع

برادر سید حبیب شاہ محلہ انگلشیہ لین بنارس سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مبائعین میں سے اگر کوئی صاحب بنارس تشریف لائیں۔ تو غیر مبائعین کے مہمان نہ ہوا کریں کیونکہ وہ از راہ تنگ دلی طعنہ زنی کیا کرتے ہیں۔ بلکہ وہ چھاؤنی اسٹیشن کے صدر پر میرے ہوٹل میں تشریف فرما ہوں۔ جہاں آرام کا سب سامان مع مسجد احمدیہ کے موجود ہے صرف کھانے کا انتظام بازار سے کرنا پڑیگا۔

ایک عیسائی کو دعوۃ الی الخیر مفت

حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ نے سات روز مسلسل ایک عیسائی مبلغین کو دعوت الی الاسلام فرمائی جس میں عیسائیت کی تردید کے علاوہ اسلام کے تمام ارکان کی فلاسفی بھی بتائی یہ نہایت مفید مجموعہ ہے۔ جس کی ہزاروں کی تعداد میں مفت اشاعت ہونی چاہیئے ڈاکٹر فضل کریم صاحب کے خرچ پر ۵۰ رسالے مفت تقسیم ہونگے۔ جو صاحب محصول کے لیئے ۱/ کا ٹکٹ بھیجیں اور یہ وعدہ کریں کہ کم از کم ایک عیسائی یا مخالف غیر احمدی کو پڑھا دینگے اور ڈاکٹر صاحب موصوف کے لئے دعائے خیر فرمائینگے وہ مینیجر تشحیذ قادیان سے منگوالیں۔

خواجہ صاحب کے ایک مضمون کا جواب

خواجہ صاحب نے ۲۴ر اکتوبر کے پیغام میں ایک منطقی اعتراض لم یبق من النبوۃ الا المبشرات کی تشریح پر کیا تھا اور لکھا تھا کہ قادیان کے سب لوگ ننگے ہوگئے۔ اس کا دندان شکن جواب فاروق ۵ میں چھپ گیا ہے جو احباب فاروق کے خریدار نہ ہوں وہ خریدار ہو کر پرچہ منگوالیں۔

دعا بھائی محمد سردار خان وٹرنری ڈاکٹر عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرماویں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غریب بھائیوں کو سردی کی تکلیف سے بچاؤ

موسم سرما آگیا ہے۔ دار الامان کے مساکین اور غریب مہاجرین نیز مہمانوں کے لئے لحافوں کی ضرورت ہے جس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح فضل عمر خلیفہ ثانی ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اس سال کم از کم ایک سو لحاف تیار کرائے جاویں۔ اور اس کے واسطے احباب میں تحریک کیجاوے کہ زمیندار احباب جن کی کاشت روئی کی ہو وہ لحافوں کے لیئے روئی یہاں بھجوا دیں۔ اگر پچاس احباب بھی چھ چھ سیر پختہ روئی یہاں بھجوا دیں تو یہ کام بآسانی ہو سکتا ہے۔ اور غیر زمیندار احباب لحافوں کے دیگر اخراجات کے لئے یعنی پارچہ سلائی وغیرہ کے واسطے حسب توفیق چندہ بھیجکر عند اللہ ماجور ہوں۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین محاسب صدر انجمن احمدیہ

ضرورت

(۱) ایک ماہر یورپیہ دھوبی کی جو انگریزی زنانہ اور مردانہ کام سے خوب واقف ہو تنخواہ ۲۰ روپے سے ایک روپیہ سالانہ ترقی ہوکر ۲۵ روپے تک ماہوار ہوگی۔

(۲) دو ہوشیار خوشقلم مال کے کام سے خوب واقف احمدی پٹواریوں کی تنخواہ ۸/ سے ۱۰/ تک مندرجہ بالا امیدواران کو مالیر کوٹلہ پہنچنے پر تیسرے درجہ کا سفر خرچ ملیگا۔ پتہ

خان صاحب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ

چار نسخہ مجرب کا طبیب

روغن مسیحائی۔ یہ مقوی اعضاء رئیسہ ہے قیمت پانچ روپیہ تولہ۔ گولیان مسیحائی قیمت تین روپے درجن۔ سرمہ مسیحائی آنکھوں کے ہر قسم کے مرض کے لئے قیمت دو روپے فی تولہ۔ منجن مسیحائی دانتوں کو پختہ اور مسوڑوں کو مضبوط کرنے کے لئے آٹھ آنہ فی تولہ۔

خاکسار سید عزیز الرحمن احمدی قادیان دار الامان ضلع گورداسپور

تریاق ثلاثہ

یعنے

کھانسی۔ نزلہ۔ زکام کا تریاق ان بیماریوں کے بڑھنے سے دق سل ذات الریہ وغیرہ امراض شدید ہوتے ہیں زکام یا نزلہ یا کھانسی والے ہوشیار ہو جائیں۔ ورنہ سل ہو جائیگی دق کا شکار ہونگے۔ ذات الریہ کا نشانہ بنینگے ان تینوں امراض شدیدہ کے لئے تریاق ثلاثہ کا استعمال اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس کے استعمال سے لوگ امن میں رہینگے جن کو زکام کھانسی سینے کی خرخراہٹ دامنگیر رہتا ہو خدا کے فضل سے ہر سہ امراض تھوڑے وقت میں جاتے رہینگے قیمت فی ڈبیہ ۸/ ملنے کا پتہ

نظام جان عبد الرحمن کاغانی قادیان۔

نادر تحفہ

حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب علیہ رحمت کی بیاض کی یہ حضرت مغفور کی مجرب گولیاں ہیں ان کے فوائد ہدیہ ناظرین ہیں۔ (۱) جن اصحاب کو دماغی محنت کرنے سے تکان ہو اور ضعف دماغی کی وجہ سے نسیان ہو انکے لیے حکم مسیحائی رکھتی ہیں دماغی کوفت و تکان کیسی ہی ہو ان کے استعمال سے طبیعت بشاش ہوکر تمام تکان رفع ہو جاتی ہے (۲) اعضائے رئیسہ کی کمزوری کیلئے اکسیر ہیں۔ (۳) تمام بدن کی کمزوری کے لئے تریاق ہیں (۴) پٹھوں کی تمام کمزوری کے لئے اپنے اندر برقی طاقت رکھتی ہیں بلکہ یوں کہنا خلاف نہ ہوگا ان کے لئے اکسیر البدن ہیں۔ قیمت ۲۴ گولیاں ۱۲/ کو ملتی ہیں ملنے کا پتہ

دوائی خانہ ہمدرد بیماران قادیان ضلع گورداسپور

چمکار حق و کامن راج بی بی ہر دو حصہ

یہ تینوں رسالے منظومہ بزبان پنجابی دوبارہ چھپکر شائع ہوگئی ہیں فی رسالہ ۲/ ، ۱۲/ سینکڑہ۔

محمد یمین احمدی تاجر کتب قادیان۔